

## رمضان اور نماز تہجد و نوافل

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (السجده: 17)

کہ اُن کے پہلو بستر سے الگ ہوتے ہیں وہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں اُس سے ڈرتے ہوئے اور اُس سے طمع کرتے ہوئے اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی راتوں کی عبادات کی طوالت اور حُسنِ ادائیگی کے متعلق نہ پوچھیں۔ وہ گیارہ رکعات بشمول تین وتر پڑھا کرتے تھے جو بہت طویل اور پیاری ہوتی تھیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں ان رکعات کی لمبائی، ان کی خوبصورتی اور حُسن و خوبی کے متعلق بتلا سکوں۔

(بخاری کتاب الصوم)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

آج کے درس کا عنوان ہے ”رمضان اور نماز تہجد و نوافل“

جو آیت خاکسار نے آغاز میں تلاوت کی ہے۔ اُس میں اور اس کے سیاق و سباق کی آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی علامات کا ذکر فرماتا ہے کہ وہ راتوں کو نماز تہجد کے لئے اپنے بستر سے الگ ہو کر اپنے خالق حقیقی کو عذاب سے بچنے اور رحمتوں کے حصول کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا اُس میں سے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس آیت میں راتوں کو بستر سے الگ ہو کر نماز تہجد پڑھنے اور خدا کے دیئے ہوئے اموال سے اُس کی خاطر خرچ کرنے میں بظاہر کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر غور کرنے سے ایک بہت ہی عمیق رشتہ ذہن میں ابھرتا ہے اور وہ یہ کہ رات کی نیند بھی ایک عطائے ربی ہے۔ اس نعمت سے کچھ اللہ کی خاطر جاگنا بھی انفاق فی سبیل اللہ کے مترادف ہے۔ ویسے تو انفاق فی سبیل اللہ میں مال و زر اور اموال مرغوبہ میں سے دینا ہے لیکن ہر وہ استعداد اور بشری قوتیں خواہ جسمانی ہو یا علمی اُن میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنا بھی انفاق میں آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”یہ بھی یاد رہے کہ یہاں مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ عام ہے۔ اس سے کوئی خاص شے روپیہ پیسہ یا روٹی کپڑا امراد نہیں ہے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اُس میں سے کچھ نہ کچھ خرچ کرتے ہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 399)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ فرماتے ہیں۔

”یہاں رزق سے مراد خوردنی اشیاء ہی نہیں ہیں بلکہ ہر ایک نعمت جو خدا کی طرف سے انسان کو ملی ہے... خدا تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے اپنی عادتوں کو بدلنا، اخلاقِ رذیلہ کو چھوڑ دینا یہ بھی ایک انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اسی طرح زبان سے نیک باتیں لوگوں کو بتلانی اور بُرائیوں سے روکنا بھی اسی میں داخل ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 62)

خاکسار کے ہمعصر یا زیادہ عمر والے احباب و خواتین اچھی طرح جانتے ہیں کہ پُرانے وقتوں میں جب سفر کے ذرائع بہت محدود اور نہ ہونے کے برابر تھے، سفر صبح سویرے شروع ہوتے تھے اور وہ ساری رات سفر کی تیاریوں میں گزار دیتے تھے۔ جامعہ احمدیہ میں ہمارے ڈیڑھ صد میل کے پیدل سفر کا آغاز بھی نماز فجر سے قبل ہوا تھا۔ اس لئے سفر کا آغاز کرتے تھے۔ آج کے جدید دور میں بھی لمبا سفر کرنے والے صبح اپنا سفر شروع کرتے ہیں۔

انسان بھی ایک مسافر ہے۔ اس کی زندگی ایک سفر ہے اور انسان کی منزل مقصود بھی دُور ہے۔ اس لئے اپنی زندگی کے سفر کو کامیاب بنانے کے لئے راتوں کو سُرگی کے وقت اٹھ کر دعائیں کرنا بہت ضروری ہے۔ جناب ارشد شہزاد نے کیا خوب کہا ہے۔

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل  
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

جہاں تک ماہ رمضان میں رات کے نوافل کا تعلق ہے ایک مومن کو سحری سے قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بیدار ہو کر اٹھ نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کے بعد یہ نوافل بطور تراویح پڑھانے شروع کیے تھے مگر تین دن اس پر عمل کرنے کے بعد اس لئے اس طریق کو ترک کر دیا کہ کمزور حضرات پر بوجھ ہی نہ بن جائے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں نماز تہجد میں کمزوری دکھلانے والوں کے لئے نماز عشاء کے بعد باجماعت نماز تراویح کو رواج دیا جس میں حافظ قرآن یا قاری ایک دفعہ قرآن کریم کی تلاوت سناتا ہے۔ اس نماز تراویح کے باوجود ایک مومن کو صبح کے نوافل ترک نہیں کرنے چاہئیں۔ خواہ دو نفل ہی ادا کرے۔ یہ وقت قرب الہی کا وقت ہے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ بھی نچلے آسمان پر آچکا ہوتا ہے اور اُس کے فرشتے سطح زمین پر آکر صدائیں بلند کر رہے ہوتے ہیں کہ ہے کوئی اللہ سے اپنے گناہ بخشوانے والا؟ مانگے اُسے دیا جائے گا بلکہ ابن ماجہ کی روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ خود زمین پر آکر مومنوں کو مخاطب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ”المرتل“ کے لقب سے پکار کر ہدایت فرمائی کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کیا کرو نصف رات کے برابر ہو یا نصف سے کم کیونکہ رات کا اٹھنا نفس کو پاؤں تلے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کو جاگنے والوں کو سچ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ۖ قُمْ إِلَىٰ أَقْلِيلًا ۖ بَصُغَةً أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۖ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۖ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا (الزلزل: 2-6)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، احادیث میں یہ درج ہے کہ آپؐ نے اپنی راتوں کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک عوام الناس کے لئے، دوسرا اہل خانہ اور تیسرا اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام میں نماز تہجد ادا کرنے والوں کو بلند ترین مقام ”مقام محمود“ عطا کرنے کی نوید سنار کھی ہے۔ (بنی اسرائیل: 80) اور مومنوں کی سیرت اور طریق کار کا ذکر (السجدة: 17) کے حوالے سے اوپر کر آیا ہوں اور پھر سورۃ الذاریات میں درج ہے کہ صحابہ کم ہی سویا کرتے تھے اور سورۃ الفرقان کی آیت 65 میں عباد الرحمن کی علامات میں لکھا ہے کہ وہ اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے اور قیام کرتے گزرتے ہیں۔

جہاں تک رمضان میں راتوں کو بیدار ہونے کا تعلق ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

(بخاری کتاب الایمان)

کہ جو شخص ماہ رمضان میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی خاطر عبادت کرتا ہے تو اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں رمضان کی راتوں کو قیام کرنے کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؒ تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ 1895ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اول شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے۔ جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے یعنی اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سَعَىٰ الْعِلْمُ الْعَظِيمِ تک

اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی قرأت فرماتے تھے اور رکوع و سجود میں یا سحیٰ یا قیوم بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اکثر پڑھتے تھے۔ اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی آواز میں سُن سکتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 295)

پس رمضان میں ہماری راتیں بیدار ہوں۔ ہر طرف سے رات کے تیسرے پہر اللہ تعالیٰ سے بخشش کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں اور ہم اُن خوش نصیبوں میں سے ہوں جن کو خدا آسمان سے اُتر کر مخاطب ہو کر کہہ رہا ہو کہ کون ہے جو مجھے پکارے تاکہ میں اُس کی دُعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تا میں اُسے عنایت کروں اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اُسے بخش دوں۔

(بخاری کتاب التوحید)

کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
 اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صَوْمَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ

(نسائی)

کہ اللہ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کر دیے ہیں اور میں نے اس کی راتوں کی عبادت تمہارے لئے بطور سنت قائم کر دی ہے اور سنت رسول پر عمل ہر مومن کا فرض ہے۔

|       |          |          |          |             |
|-------|----------|----------|----------|-------------|
| جاگ   | اے       | شر مسار! | آدھی     | رات         |
| اپنی  | بگڑی     | سنوار    | آدھی     | رات         |
| یہ    | گھڑی     | پھر نہ   | ہاتھ آئے | گی          |
| باخبر | ہو شیار! | آدھی     | رات      |             |
| وہ    | جو       | بستا ہے  | ذّرے     | رات         |
| کبھی  | اس       | پکار     | آدھی     | رات         |
| اس    | کے       | دربار    | عام      | میں جا بیٹھ |
| سب    | لبادے    | اتار     | آدھی     | رات         |

(کلام چوہدری محمد علی مضطر مرحوم)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

”تہجد کی عادت ڈالو۔ تہجد میں رو کر دعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ گڑ گڑانے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 153)

پھر فرمایا کہ

”ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دوہی پڑھ لیں“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ

”رمضان کے ساتھ تہجد کا بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ وہ روزے جو تہجد سے خالی ہیں وہ بالکل ادھورے اور بے معنی سے روزے ہیں۔ اس لئے بچوں کو خصوصیت کے ساتھ روزے کی تلقین کرنی چاہیے... قادیان میں... لازمی تھا کہ وہ ضرور پہلے نفل پڑھے“

(خطبہ جمعہ 22 اپریل 1988ء)

ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس حوالے سے فرماتے ہیں کہ

”اگر انسان کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی... پس یہ جو اللہ تعالیٰ نے سہا (مخفی طور پر) بھی عبادت اور قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے یہ نوافل ہی ہیں۔“

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 149)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

